رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللّٰہِ یؤتیہِ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور سے واپس آ گئے ہیں ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب ملتانی کو فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔ اور مولوی محمد اعظم صاحب کو چنیوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ؛۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۱۶ سکاؤٹ جو سکاؤٹ ریلی میں شامل ہونے کے لئے والٹن ٹریننگ سکول مغلپورہ گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آئمۂ راشدین اور خلفاء ربانیین کا سلسلہ کبھی بند نہیں ہوگا

"بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا پابند ہونا ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسول برحق اور قرآن شریف منجانب اللہ کتاب اور جامع الکتاب ہے۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی۔ اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے۔ مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے۔ ان کا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہو گئی۔ مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ سلسلہ آئمۂ راشدین اور خلفاء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا۔ کسی کو گزشتہ لوگوں سے بجز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جمیع فضائل و کمالات میں بے مثل نہیں کہہ سکتے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ کسی کمال نوع کی خدمت گزاری میں آئندہ اس سے بہتر پیدا ہوں۔ جزئی فضیلت کے لحاظ سے بعض لوگ بے مثل ٹھہر سکتے ہیں۔ جیسے صحابہ رضی اور اہل بیت کی یہ فضیلت جو انہوں نے زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہائی کے وقت میں ایسی وفاداری دکھلائی کہ اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہادیا۔ آنحضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھا۔ اور اسی چہرہ سے عاشقانہ زندگی بسر کی اور اسلام پر پہلے پہل مخالفوں کے حملے ہوئے تو جانوں کو ہتھیلی پر رکھکر ان کو روکا۔ اور اسلام کو زمین پر جمایا۔ اور اسلامی ہدایتوں کو زمین پر پھیلایا۔ اور کفر کے زور کو مٹایا۔ اور قرآن شریف کو دیانت اور امانت سے جمع کرکے تمام ملکوں میں رواج دیا اور اسلام کی صداقت پر اپنے خون سے مہر لگا کے اس دار فانی کو کوچ کر گئے۔ بلاشبہ ان کی اس فضیلت کو بعد میں آنے والے نہیں پا سکتے۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے حاصل کرنے کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اسکے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؁

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؁

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ؁

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؁

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر انکے فرائض کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؁

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے اس کی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی ؁

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؁

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؁

اے خدا توان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؁

خاکسار۔ مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

بمبئی ۲۲ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ تین چار یوم میں ویسی ہی رہی۔ جیسی پہلے تھی گلے اور سر درد کی شکایت ہے۔ آج صبح کسی قدر اچھی ہے۔ خاکسار حشمت اللہ

شادی وشکرانہ فنڈ

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی تقریب پر شادی وشکرانہ فنڈ میں مبلغ پچاس روپے کی رقم عنایت فرمائی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ناظر بیت المال قادیان

امانت جائداد تحریک جدید

اکثر احباب کی طرف سے خطوط آرہے ہیں جن میں وہ دریافت کرتے ہیں کہ امانت جائداد کا روپیہ کب واپس ہوگا۔ سوان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت تین سال پورے ہونے کے بعد روپیہ کی واپسی بصورت نقد ہوگی۔ یا بصورت جائداد۔ لیکن یاد رہے۔ کہ تین سال سے مراد یہ ہے کہ جن دوستوں نے جنوری ۳۵ء میں روپیہ جمع کرانا شروع کیا ہے۔ انکو فروری ۳۸ء میں اور جن دوستوں نے جنوری ۱۹۳۶ء میں روپیہ جمع کرانا شروع کیا ہے۔ انکو فروری ۱۹۳۹ء میں علیٰ ہذا القیاس جس جس مہینے میں احباب نے امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا شروع کیا ہے۔ اس کے ۳ سال بعد ان کو روپیہ نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں مل سکے گا۔ اس لئے احباب نوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان اپنی ہستی مٹا کر متحدہ قومیت بنانے کیلئے تیار نہیں؟

اگرچہ مسلمانوں کے متعلق کانگرس کی موجودہ پالسی نے ہی مسلمانوں میں عام بددلی۔ اور بے چینی پیدا کر رکھی ہے اور وہ کئی رنگوں میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ لیکن ایسے ہندو بھی ہیں جنہیں کانگرس سے یہ شکایت ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ رعایت کر رہی ہے۔ اور ان کی ناز برداریوں میں مصروف ہے ایسے لوگوں میں سب سے پیش پیش ہندو سبھا والے ہیں۔ جنہیں ہندو مسلم اتحاد کا ذکر تک سننا گوارا نہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان ہندوؤں میں مدغم ہو کر اپنی ہستی کھو بیٹھیں۔ ورنہ ان کی موجودگی گوارا نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ کراچی میں سندھ ہندو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے حال میں بھائی پرمانند نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:-

"میں ہندو مسلم اتحاد کے بہت زیادہ حق میں نہیں ہوں۔ میں نے کانگرس کی اس تھیوری میں کبھی یقین نہیں کیا۔ کہ ہندو اور مسلمانوں کی ایک قوم بنا دی جائے۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا۔ جبکہ مسلمان الگ قومیت قائم کرنے پر زور دیں۔ اگر مسلمان ایک قوم بننے سے انکار کر دیں۔ اگر مسٹر جناح، مولانا شوکت علی اور پنجابی مسلمان یہ کہیں۔ کہ مسلمانوں کی الگ تنظیم کی جائے۔ اور انہیں ملک میں اپنی الگ ہستی قائم کرنی ہے۔ تو ہندو کیا کر سکتے ہیں"

ان الفاظ کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بھائی پرمانند جی کے سے تنگ دل اور متعصب ہندوؤں کے نزدیک ہندوؤں اور مسلمانوں کا اتحاد اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک مسلمان اپنی قومیت الگ قائم کرنے کی کوشش سے دست بردار نہ ہو جائیں۔ کیونکہ مسلمانوں کا اپنی تنظیم کے لئے سعی کرنا۔ اور اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے کوشاں ہونا ہندوستان میں متحدہ قومیت پیدا ہونے کے خلاف ہے۔ لیکن اسی تقریر میں بھائی جی نے ہندوؤں کو یہ تلقین کی ہے۔ کہ

"مسلم صوبوں کے ہندوؤں کو اگر وہ اپنی زندگی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور باعزت دن گزارنا چاہتے ہیں۔ تو ایک ہندو پارٹی کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہیئے"

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب ہندوؤں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی زندگی قائم رکھنے۔ اور باعزت دن گزارنے کے لئے ایک ہندو پارٹی کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ تو مسلمانوں کا اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے کوشاں ہونا مہاسبھائی ہندوؤں کو کیوں ناگوار گزرتا ہے۔ اور کیوں مسٹر جناح اور مولانا شوکت علی کے یہ کہنے پر بُرا منایا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی الگ تنظیم کی جائے۔ کیا ہی حیرت کی بات ہے جس فعل کو متحدہ قومیت کے خلاف مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم قرار دیا جاتا ہے۔ خود ہندوؤں کو اسی کے ارتکاب کی تلقین کی جاتی ہے۔ مگر اس کا الزام مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا ہے۔ دراصل یہ زبردست کا ٹھینگا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ جن صوبوں میں مسلمان کلیتہً کانگرسی وزارتوں کے رحم پر ہیں۔ ان میں ان کے متعلق ذرا بھی جذبۂ رحم و انصاف نہ پیدا ہونے دیا جائے۔ اور کانگرس جو آہستہ آہستہ اور دَرپردہ مسلمانوں کو جذب کرنے کی پالیسی پر عامل ہے۔ اس سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ وہ کھلم کھلا اور زیادہ تیز رفتار کے ساتھ یہ کام شروع کر دے کانگرس ایسا کرے یا نہ کرے۔ لیکن یہ تو صاف بات ہے۔ کہ ان حالات [illegible]

متعلق اپنی موجودہ پالسی میں تبدیلی کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس کشمکش میں کمی ہونے کی توقع کی جا سکے۔ جو مسلمانوں اور ہندوؤں میں کانگرسی وزارتوں کے رویہ کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہے۔

مہاسبھائی ہندوؤں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ خواہ کیسا ہی ناروا سلوک کیا جائے وہ کبھی یہ گوارا نہیں کریں گے۔ کہ اپنی جداگانہ ہستی اس لئے مٹا دیں۔ کہ ہندوؤں کی ناانصافیوں اور ستم آرائیوں سے بچ جائیں۔ اور اس قسم کا اتحاد جس میں مسلمانوں کو اپنی قومیت سے ہی دست بردار ہونا پڑے قیامت تک ممکن نہیں۔ ہاں وہ اس بات کے لئے ہر وقت تیار اور آمادہ ہیں۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے ملک کی ترقی۔ خوشحالی اور آزادی کے لئے برادرانِ وطن کے دوش بدوش کھڑے ہو کر خدمات سرانجام دیں۔

ہزایکسی لینسی وائسرائے کا دربارِ لاہور

۲۳ اکتوبر کو قلعہ لاہور کے ایوانِ عام میں جو مغل بادشاہوں کے عہد کی ایک یادگار ہے۔ ہزایکسی لینسی وائسرائے ہند کا دربار مشرقی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ پہلے روز ہزایکسی لینسی کی آمد پر معززین پنجاب اور اعلےٰ حکام کی طرف سے ہز میجسٹی ملک معظم کے نمائندہ کے شایان شان استقبال کیا گیا۔ جمعہ کی صبح کو ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر ۳۱- توپوں کی سلامی نے لاہور پلیٹ فارم پر ان کے سیلون سے اترنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد ہزایکسی لینسی اور ہرایکسی لنسی کا جلوس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ گورنمنٹ ہوس تک گیا۔

ہزایکسی لنسی کی خدمت میں پنجاب کے مختلف بورڈوں۔ مثلاً لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ پراونشل اور لاہور ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ نارورن انڈیا چیمبر آف کامرس اور پنجاب کو آپریٹو یونین کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ جن کا ہزایکسی لنسی نے مشترکہ جواب دیا مسلمانوں نے جلسوں اور اخباروں کے ذریعہ استدعا کی۔ کہ ان کے مذہبی جذبات اور احساسات کا خیال کرتے ہوئے مسجد شہید گنج اسی طرح انہیں دلائی جائے جس طرح ہندوؤں کے جذبات کی خاطر بہت بڑا نقصان اٹھا کر چھاؤنی لاہور کا مذبح بند کر دیا گیا۔

دربار میں ہزایکسی لنسی نے اپنی تقریر میں پنجاب اور اہالیٔ پنجاب کی گزشتہ اور موجودہ سرگرمیوں کے مختلف پہلوؤں کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ درباریوں کی طرف سے ان کی خدمت میں سونے کی مہریں بطور نذرانہ پیش کی گئیں۔ غرض ان ایام میں شان و شوکت کا پوری طرح اظہار کیا گیا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ اس دربار نے کونسی ایسی یادگار چھوڑی ہے جو اہل پنجاب میں ممنونیت کے جذبات پیدا کرنے کا موجب بن سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہیدستانِ عشرت

منہ دل در تنعمہائے دُنیا گر خُدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

تحریکِ جدید کے مطالبات کا وہ بنیادی اصل جسے اختیار کئے بغیر ایسا ماحول پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو قربانی کی خواہش رکھنے والوں کے لئے نہائت ضروری ہے۔ سادہ زندگی ہے۔ ایک شخص اپنے دل میں خدمتِ دین کی خواہ کتنی بڑی تڑپ رکھتا ہو۔ اگر اپنی ضروریات کو محدود کر کے کچھ روپیہ پس انداز نہیں کرتا۔ جسے وہ اسلام اور احمدیت کی راہ میں ضرورت پر خرچ کر سکے تو اس کی محض خواہش اور آرزو اسلام کو کوئی نفع نہیں پہونچا سکتی۔ یہی ... ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو جبکہ آپ جموں میں ملازم تھے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ "اپنے نفس سے ایک مستحکم عہد کر لیں۔ کہ تیسرا یا چوتھا حصہ تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان وغیرہ میں جمع کرا دیں"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۵۲)

اپنی آمد کا ۱/۳ یا ۱/۴ حصہ ماہوار پس انداز کرنے کا ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اسی لئے دیا۔ کہ خدمتِ دین کا جب کوئی نیا موقعہ نکلے۔ تو روپیہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے دل میں یہ حسرت پیدا نہ ہو۔ کہ کاش میرے پاس روپیہ ہوتا اور خدمتِ اسلام میں خرچ کرتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے تو اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی آمد کا ۱/۴ کیا اپنی تمام آمد اور اپنی زندگی کی تمام گھڑیاں اپنے آقا و مطاع کی خدمت میں گزار کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے یہ نہائت ہی گراں قدر سارٹیفکیٹ حاصل کر لیا۔ کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

مگر ہم لوگ جو بعد میں آنے والے ہیں۔ حیران تھے۔ کہ کیا کریں۔ اور پیچھے آ کر کونسے ایسے اعمال بجا لائیں۔ جن کی وجہ سے ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جائے۔ جو اس کے سلسلہ کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر چکے۔ کہ ناگاہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید ہمارے سامنے پیش کر دی۔ اور اس میں پہلا مطالبہ یہی کیا۔ کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ اور عیش و آرام کے سامانوں سے دل برداشتہ ہو جاؤ۔ اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ نے جو کچھ فرمایا۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ زبان سے یہ کہنا بالکل آسان ہے۔ کہ ہمارا مال سلسلہ کا مال ہے۔ مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر کچھ مکان پر کچھ علاج پر اور کچھ شادی وغیرہ پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور ان اخراجات کے بعد اس کے پاس کچھ نہیں بچتا۔ تو اس صورت میں اس کا یہ کہنا کہ میرا سب مال حاضر ہے کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اور اس قسم کی قربانی نہ تو قربانی پیش کرنے والے کو کوئی نفع پہونچا سکتی ہے۔ اور نہ سلسلہ کی اس سے کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے اخراجات کو سو سے نوے پر لے آئے۔ تب بے شک اس کی قربانی کے معنے دس فیصدی قربانی کے ہوں گے۔ غرض آپ نے بتایا۔ کہ قربانی کرنے سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے۔ اور یہ ماحول اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک عورتیں اور بچے بھی تعاون نہ کریں۔ اور سب مل کر اپنے اخراجات میں کفائت نہ کریں۔ اسی لئے آپ نے سادہ زندگی کی مفصل سکیم جماعت احمدیہ کے سامنے پیش فرمائی۔ جس پر جماعت کا ایک کثیر حصہ عمل پیرا ہے۔ اور جس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات میں سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کوئی تیس سال کا عرصہ گزرا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا۔ کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح کا پہنا ہوا ہے۔ گویا کہ دُنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھ سے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضےٰ کا بیٹا کہاں ہے۔ میں نے کہا میں ہوں۔ کہنے لگا۔ کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے۔ کہ آپ کو اسرارِ دینی اور حقائق و معارف میں بہت دخل ہے۔ یہ تعریف سنکر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اوپر تھی۔ اور ایک نیچے۔ اور اس کے مونہہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔" تہیدستانِ عشرت را" (یعنے آرام طلبی کی زندگی سے الگ رہنے والے) اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا۔ جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۵-۱۶)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے۔ جس کا دوسرا مصرع الہامی ہے کہ؎

منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

(تذکرہ صفحہ ۲۰۴)

یعنے اگر تم خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو دنیا کی آسائشوں سے دل نہ لگاؤ۔ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دُور رہنے والوں کو ہی دوست رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام بھی اسی مفہوم کا حامل ہے اللہ تعالےٰ اس میں فرماتا ہے کن فی الدنیا کانک غریبٌ او عابر سبیلٍ وکن من الصٰلحین الصدیقین (تذکرہ صفحہ ۵۰) یعنی اے انسان تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن یا راہرو ہے۔ اور صالحین و صدیقین میں داخل ہو جا۔

احادیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھر گئے۔ اور دیکھا کہ وہاں کوئی اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ اور اس چٹائی کے نشان آپ کی پیٹھ پر لگے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ حالت دیکھکر رونا آ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں اور الٰہی بشارتیں

123

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ تو کیوں روتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ کی تکالیف کو دیکھ کر رونا آ گیا۔ قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں۔ وہ تو آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آپ ان تکالیف میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ۔ میرا اس دُنیا سے کیا کام؟ میری مثال اس سوار کی سی ہے۔ جو شدتِ گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے۔ اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی۔ تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا۔ اور پھر چند منٹ آرام کرنے کے بعد اسی گرمی کی حالت میں اپنی راہ لی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ جس امر کی طرف راہبری کر رہے ہیں۔ وہ یہی ہے۔ کہ رُوحانی ترقیات کے لئے سادہ زندگی نہایت ضروری چیز ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس دروازہ سے گزرے۔ یہ راہ نہایت ہی تنگ ہے۔ اور اس میں داخل ہونے سے پہلے نفس کی فربہی کو ہزال اور لاغری میں تبدیل کرنا پڑتا ہے اور اپنے آراموں اور آسائش کے تمام نازوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ مگر اے احمدیت کے فرزندو "جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا" (کشتی نوح) پس جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و مکاشفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ اور ان تمام اُمور کو ملحوظ رکھو۔ جن کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیش فرمودہ سکیم میں مفصل ذکر آتا ہے تا اللہ تعالیٰ کا قرب۔ اور اس کی لازوال محبت تمہیں حاصل ہو ؛

الہامات آئی ہیں جو شان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درج ہے۔ اس کے متعلق منافقین کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور ان کا علاج سوائے اس کے کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ اور وہ پہچان لیں کہ یہی وہ محمود ہے۔ جس کے متعلق یہ الہامات ہیں۔ کہ وہ بشیر ہوگا۔ اولو العزم ہوگا۔ محمود وہ ہوگا۔ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہوگا۔ ع

بدورانش رسولاں ناز کردند۔

قوموں کی رستگاری کا موجب۔ اور مصلح موعود ہوگا۔ الغرض کانّ اللہ نزل من السماء کہ اس کے زمانہ میں برکاتِ الٰہیہ کی ایسی کثرت ہوگی۔ گویا خود خدا آسمان سے اُتر آئے گا۔ اور ہر لمحہ۔ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل اس پر نازل ہوں گے ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک عربی نظم میں تحریر فرماتے ہیں :- ؎

ولی قدرٌ عظیمٌ عند ربی
وسُئلی لا یُرَدُّ ولا یُزاحُ

یعنی مجھے میرے رب کے نزدیک ایک بہت بڑا مرتبہ حاصل ہے۔ اور میرا سوال کبھی رد نہیں کیا جاتا ؛

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- ؎

ومثلی حین یبکی فی دعاءٍ
فیسعٰی نحوہٗ فضلٌ مُتاحُ

یعنی میرے جیسا جب دعا میں روتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہے ؛

اس شعر میں یہ حقیقت واضح ہے کہ جب دُعا اور بکا (رونا) جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس دُعا کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل آتا ہے۔ اور اس طرح اپنے پیارے بندے کو تسلی دیتا ہے۔

اس اصل کو مدنظر رکھ کر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا جو حضور نے اپنی اولاد کے حق میں فرمائی دیکھتے ہیں۔ اور مخالفین کو دکھاتے ہیں۔ تا وہ غور کریں۔ کہ کس پاک اور مطہر انسان کے خلاف وہ زبانِ طعن دراز کر رہے ہیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "محمود کی آمین" میں دُعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں :- ؎

سُن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پناہ میں رکھیو سُن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خدا کے لئے غور کریں۔ کیا یہ تمام دعائیں جو "محمود کی آمین" پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ اور زاری کے ساتھ کیں۔ تمام بے کار اور اکارت گئیں۔ اور ایک نبی اللہ کو جو اپنے محبوب پر یقین تھا۔ وہ محض فضول تھا۔ اور یہ جس کو اللہ تعالیٰ کا کرم کہا گیا ہے۔ دراصل ایک قہر تھا۔ اور وہ جس کی اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔ وہ دراصل بشارت نہ تھی۔ بلکہ بُری خبر تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسری نظم میں اولاد کے لئے دُعا فرمائی ہے۔ اس میں بھی حضور فرماتے ہیں :-

مرے مولا مری یہ اک دُعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں کہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس نظم میں بھی دُعا۔ اور بکا کے الفاظ موجود ہیں۔ پس یہ دُعائیں بھی حضور کے بیان کردہ معیار کے مطابق قبول ہو گئیں۔ پھر حضورؑ فرماتے ہیں۔ ؎

یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

گویا اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کا کرم کہا ہے ؛

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
مری اولاد سب تیری عطا ہے۔
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے۔
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہیں
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

غرض اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارتیں دیں۔ کہ تیری اولاد پاک ہوگی۔ تقویٰ کی راہوں پہ قدم مارے گی۔ تمام جہان کی راہبر ہوگی۔ اور یہ تمام باتیں حضور نے اپنی نظموں میں بیان فرما دیں۔ تا دیکھنے والے دیکھیں۔ اور سننے والے سن لیں اور انہیں انکار کی گنجائش نہ رہے۔ خاکسار ملک سعید احمد بی اے۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا خلیفہ"

امیر پیغام کی انانیت اور استکبار

جہنم کی چلتی پھرتی آگ کے بلند ترین شعلہ کی دیانت سوزی کا ذکر ایک گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ امیر پیغام پر ان دنوں اس چیز نے خواب و خور حرام کر رکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کیوں اپنے امام کی ہر بات تسلیم کر لیتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ قرآن کریم کے جو معانی بیان کرتے ہیں۔ کیوں ان کی تصدیق کے بغیر ان کو صحیح تسلیم کر لیتی ہے۔ ان کی پارٹی میں سے جن کو عقل و فہم سے کچھ واسطہ ہے۔ وہ تو اپنے کی گتھیوں کی بے مہاری اور ناہمواری سے تنگ آ کر اپنے "حضرت امیر" کو واجب الاطاعت امام بنانے کی فکر میں ہیں۔ مگر خود امیر صاحب "واجب الاطاعت امام" کے ماننے والوں کو شتر بے مہار دیکھنا چاہتے ہیں۔ گویا ان پر پنجابی کی وہ ضرب المثل صادق آتی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ خسر صاحب تو اپنی بہو کے لئے ناک میں پہننے کا زیور بنوانے کی فکر میں ہیں۔ اور بہو سرے سے ناک کٹوا دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ جہاں افراد جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا جرم یہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے امام اور مقتدا کی ہر بات مان لیتے ہیں۔ اور بالمقابل حجت بازی نہیں شروع کر دیتے۔ وہاں اسی لمحہ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بہت سے لوگ منافقت کا رنگ رکھتے۔ اور خلیفہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق نہیں رکھتے اور اسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ناکامی کی دلیل ٹھہرایا جاتا ہے۔ حالانکہ جب جماعت احمدیہ اپنے امام کی ہر بات بلا چون و چرا مان رہی ہے۔ تو چند ایسے خود غرض اور فتنہ پرداز لوگوں کی کیا حقیقت ہے جنکو ناکارہ اور گندہ عضو قرار دے کر جماعت سے دُور کر دیا جائے۔ بہر حال ہر شخص اپنی مصلحتوں کو خود اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔

مذکورہ بالا مضمون میں "حضرت امیر" کے "ارشاداتِ عالیہ" پر قدرے تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ مگر اس میں ایک فقرہ ایسا ہے جو مزید وضاحت اور تشریح کا محتاج ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"اسی قادیان میں جہاں امامِ وقت نے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ ہر شخص قرآن کریم کو مقدم کرے۔ اب وہاں یہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ کہ ہر شخص قرآن کریم کے ان معانی اور تفسیر کو مقدم کرے۔ جو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا "خلیفہ" صحیح یا غلط کر دے۔ اس کے قول کے مقابل کوئی بات نہیں سنی جا سکتی۔"

مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلفاء بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک "اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے" اور ایک خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے۔ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے کی مثال تو آپ نے دے دی۔ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس کا مصداق قرار دے دیا۔ لیکن میری ان سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ از راہ نوازش خدا تعالےٰ کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے کم سے کم ایک خلیفہ کا نام بتا دیں خلافتِ راشدہ ہی ایک ایسی خلافت ہے جسے بطور سند پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ یہ سب خلفاء بعینہٖ اسی طرح بنے تھے جس طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفہ ہوئے۔ یعنی ان کو مسلمانوں کی اکثریت نے منتخب کیا۔ اس لحاظ سے جناب مولوی صاحب کے ارشاد کے مطابق وہ بھی اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خلفاء سمجھے جائیں گے۔ ہم تو خیر مولوی صاحب کے نزدیک غلط رَد ہیں۔ لیکن ان تمام جلیل القدر صحابہ کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ جو تمام عمر ان "اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے" خلفاء کی اطاعت کرتے رہے۔ اور اسی راہ پر چلتے رہے۔ جو ان کے لئے تجویز کرتے رہے۔ اور کبھی یہ نہ کہا۔ کہ قرآن کریم سے جو استدلال تم کرتے ہو۔ وہ ہم نہیں مانتے۔ کیونکہ تم ہمارے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے خلیفہ ہو۔ پس جس جرم کا ہماری طرف سے ارتکاب مولوی صاحب کو انگاروں پر لوٹا رہا ہے۔ وہ بدرجۂ اولےٰ صحابہ کرام میں بھی نظر آتا ہے لیکن مولوی صاحب کی انصاف پسندی ملاحظہ ہو۔ کہ ہمارے خلاف تو محض اس جرم کی وجہ سے آپ شب و روز باہیں دعوئے متانت و سنجیدگی ہر جائز و ناجائز ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اندریں حالات یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک تمام صحابہ کرام سوائے اس ایک عورت کے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دے کر مولوی صاحب کے کلیجہ کو ٹھنڈا کرنے کا سامان مہیا کر دیا تھا۔ اور جس کے اس گستاخانہ جواب پر آپ کے عقائد کی بنیاد ہے غلط رو۔ گمراہ اور پیر پرست تھے نعوذ باللہ اور ان کی تعریف میں وہ جو کچھ کہتے رہتے ہیں وہ سب منافقت ہے یا پھر یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ہمارے متعلق جو کچھ وہ ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ اس میں ان کا دل ان کی زبان سے متفق نہیں۔ اور یہ سب اس کبھی نہ بجھنے والی آتشِ حسد اور بغض و عناد کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ جو ان کے سینہ پُر کینہ میں بھڑک رہی ہیں۔ اور جس میں ان کی پیہم ناکامیاں اور نامرادیاں آئے دن التہاب پیدا کرتی رہتی ہیں:

مولوی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا خلیفہ قرآن کریم کے جو معانی اور تفسیر کرے۔ وہ تو صحیح تسلیم نہیں کرنی چاہیئے اور "اس کے قول کے مقابل کوئی بات نہ سننا صحیح نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خلیفہ کے پیش کردہ معانی اور تفسیر کو صحیح تسلیم کر لینا ضروری ہے اور اس کے قول کے مقابل کوئی بات نہ سننا ہی صحیح طریق عمل ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان کا اپنا عمل اس کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قرآن کریم کے پیش فرمودہ معانی اور تفسیر کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ اور آپ کے قول کے مقابل پر اپنی آرا پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ دنیا سے اپنی بات منوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور اپنی تمام علمیت کو اس پر صرف کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ولادتِ مسیح کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت کو اپنے عقائد میں شامل فرمایا۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دنیا کو اس کے خلاف منوانے کے لئے معروف عمل ہیں۔ اسی قسم کی اور بہت سی مثالیں بھی موجود ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نہ اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے خلیفہ کی بات ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے امام الزمان مسیح موعود اور مجدد وقت کی۔ ان کی طبیعت میں اسقدر انانیت اور استکبار ہے۔ کہ وہ اپنے مقابل پر کسی کی کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھتے اور یہی الحاد وہ دوسروں کے اندر بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے

اور جن عیوب میں ان کا نفس مخفی طور پر [illegible]
خاکسار م۔ رحمت اللہ شاکر

"ہم تمام یورپ کو مسلمان بنائینگے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارسا کے ایک اخبار میں احمدی مجاہد پولینڈ کا بیان

پولش ہفتہ وار اخبار Wiadomości Wieczorne(?) نے اپنی ۵ ستمبر ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں چودہری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے ایل ایل بی مجاہد پولینڈ کے فوٹو کے ساتھ "تجدید اسلام" پر ایک قابل قدر مقالہ شائع کیا ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"مسٹر ایچ۔ اے ایاز خان اس ہفتہ ہمارے دفتر میں ملاقات کے لئے آئے۔ وہ اسلام کی نئی جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں بھیجے گئے ہیں۔ قادیان کے عظیم الشان خلیفہ اس کے پیشوا ہیں۔ مسٹر ایاز خان بہت بلند ارادے رکھتے ہیں۔ وہ امید رکھتے ہیں کہ نہ صرف پولینڈ بلکہ ہم تمام یورپ کو مسلمان بنا کر اپنی جماعت میں داخل کریں گے۔

ہم تجدید اسلام کی اس روزافزوں جماعت احمدیہ کے اصول کے متعلق ایاز خان ہی کے الفاظ میں ناظرین کی واقفیت کے لئے مختصراً عرض کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت احمد (۱۸۳۵-۱۹۰۸ء) مسیح موعود و مہدی مسعود نے ڈالی۔ قادر خدا نے نوع انسان کے دلوں میں اپنی محبت اور یقین کا سکہ بٹھانے کے لئے اور دنیا کو صحیح مذہب کی تعلیم دے کر گناہوں سے بچانے کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے پہلے انبیاء کی روحانیت اور طاقتوں کے مظہر ہوتے ہوئے تمام اقوام کو خوشخبری دی کہ خدا تعالےٰ اب بھی انسانوں کے ساتھ اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور جو کوئی بھی خدا تعالےٰ سے اب تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ سردار انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ حضرت احمدؑ قرآن کریم میں لکھی ہوئی خدا تعالےٰ کی مکمل اور ابدی تعلیم کو قائم کرنے اور خدمت قرآن کے لئے نازل ہوئے اور اس طرح اسلام کو اب نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ دینے کے لئے جو خدا تعالےٰ نے احمدؑ کے ذریعہ آسمانی سلسلہ قائم کیا ہے اس کا نام سلسلہ احمدیہ یا جماعت احمدیہ ہے۔

یہ جماعت حقیقی اسلام کی نمائندگی کرتی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ محققین اور متلاشیان تک حق کو پہنچائے۔

اس جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ اس وقت دنیا کی مشکلات کا حل صرف اسلام ہی کی سادہ اور پُر حکمت تعلیم پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ معاشرتی خرابیوں کا علاج اور پولیٹکل مصیبتوں کا خاتمہ مذہب اور عقل کے سمجھوتہ اور انسانی زندگی کے پراگندہ عناصر کے لئے مذہب کے ذریعہ سازگار حالات پیدا کرنے سے ہی ہو سکتا ہے اور ان تمام دعووں کو سچ کر دکھانے کے لئے اسلام جیسے آزاد اور عالمگیر مذہب کے اصول ہی کام آ سکتے ہیں "امنِ عالم" کا خواب اسلام ہی کے ذریعہ پورا ہوگا۔ لفظ اسلام کے معنی ہیں "امن یا صلح" اور قرآن کریم کی رو سے حقیقی مومن وہ ہے جو خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان صلح کراتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی خدا نے اسی لئے اپنا رسول بھیجا ہے کہ بنی آدم کو ایک عالمگیر برادری میں داخل کر کے دنیا میں امن و صلح کا نقش جمائے۔ وہ جنگ اور خون ریزی کو ناپسند فرماتا ہے اور قرآن کریم میں صاف لکھا ہے کہ "دین میں کوئی جبر نہیں۔ کہہ دو کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے حق بات ہے جس کا جی چاہے قبول کرے جس کا نہ چاہے انکار کر دے"۔ "لیکن اگر وہ حق سے منہ موڑیں تو موڑنے دو ہم نے تم کو ان پر کوئی داروغہ مقرر نہیں کیا۔ تمہارا کام صرف تبلیغ ہے"۔ پس احمد علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ایک خدا کی طرف لائے اور ان کو ایک مذہب پر جمع کرے۔

سلسلہ احمدیہ ہی وہ آسمانی بادشاہت ہے جس میں روحانیت جلوہ گر ہو رہی ہے اور دلوں میں قبولیت موجزن ہے روحانی مُردے زندہ ہو رہے ہیں۔ اخلاقی بیمار شفا پا رہے ہیں۔ جس طرح زمانہ حاضرہ کی تحقیقات و ایجادات سائنس نے نئی زمین اور نیا آسمان بنا دیا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے مذاہب کی سچائیوں اور اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو روشن کر کے علم اور روحانیت کے میدان کو بدل دیا ہے بیسویں صدی میں اسلام کی نئی تجلی کو اسی لئے احمدیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا صدر مقام قادیان ہندوستان میں ہے۔ امام جماعت احمدیہ بہت سے ناظروں اور سکرٹریوں کے ذریعہ جماعت کی راہنمائی اور نگرانی فرماتے ہیں۔ ہر ناظر اس منظم سلسلہ کے علیحدہ علیحدہ محکمہ کا انچارج ہے۔ خلیفۂ وقت کے حکم و نگرانی کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ نظامِ سلسلہ کو چلاتی ہے۔ جماعت کے موجودہ امام امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ ہندوستان کے شہروں۔ اضلاع اور صوبجات کے علاوہ بہت سے غیر ممالک میں بھی مبلغین مقرر ہیں جو تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ کئی اخبارات (روزانہ۔ ہفتہ وار۔ پندرہ روزہ اور ماہانہ) مختلف ملکوں میں اسلام پھیلانے کے لئے جاری ہیں۔ حقیقی اسلام کا لٹریچر تمام مشہور زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ہر جگہ کامیابی اور ترقی ہو رہی ہے۔ ہر احمدی تبلیغِ اسلام کو اپنا فرض اولین سمجھتا ہے تمام جماعتوں کے نمائندے سال میں دو دفعہ قادیان میں جمع ہوتے ہیں اور تقویت دین اور اسلامی مشنوں کے بڑھانے کے لئے حالات و ذرائع پر غور کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر سینکڑوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔

قرآن کریم و احادیث میں احمد مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئیاں تھیں کہ وہ اسلام کو زندہ کرے گا اور حقیقی خلافت اور دین قائم ہوگا چنانچہ ظہورِ مسیح موعودؑ پر تمام خانہ ساز خلافتیں نابود ہو چکی تھیں۔ اور احمدؑ کے جانشین اسلام کے حقیقی خلفاء قرار پائے۔ اس وقت تمام دنیا میں سوائے احمدیہ خلافت کے اور کوئی نہیں موجود۔ خلیفہ کی نسبت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے علاوہ امت محمدیہ کے کئی اولیاء کی کتب میں پہلے سے درج تھا۔ کہ احمد مہدی کے خلیفہ کا نام اور اس کے پسر کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ دین اسلام کو تمام دنیا میں ترقی دی جائے گی۔ چنانچہ یہ تمام پیشگوئیاں موجودہ خلیفہ کی ذات بابرکات میں پوری ہو رہی ہیں۔ آپ حیرت انگیز آسمانی علوم رکھتے ہیں۔ اور ان تمام نشانات کے ساتھ ثابت ہو گیا ہے کہ آپ ہی وہ عظیم الشان اور موعود خلیفۃ الاسلام ہیں۔

کرۂ ارض کے اکثر حصوں میں اسلامی مشن قائم ہونے کے علاوہ غیر مسلم ممالک میں احمدیوں نے کئی مسجدیں بھی بنائی ہیں۔ مثلاً لنڈن۔ شکاگو۔ برلن(?) بنگوس(?) حیفا۔ سالٹ پانڈ۔ ماریشس۔ پدانگ وغیرہ وغیرہ میں نومسلموں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اور عقلمند مسلمان جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں لیکن ابھی مسلم اور غیر مسلم ممالک کی اکثریت کو داخل احمدیت کر کے ایک مذہب اور ایک [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی یاد میں

۱۸۹۳ء میں قبلہ والد ماجد کے ساتھ ہی مرحومہ والدہ صاحبہ نے بھی خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔ اور احمدیت میں داخل ہو گئیں جب سے آپ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاندان نبوت اور قادیان کی محبت میں ترقی ہی کرتی گئیں۔ نہ صرف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان آتی رہیں۔ بلکہ اگر کبھی خود نہ آسکیں۔ تو اپنے بعض بچوں کو اپنی جیٹھانی اہلیہ عموییم مولوی غلام رسول صاحب کے ساتھ بھیج دیتیں۔ میں سمجھتا ہوں اسی اخلاص کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ کی پہلی اولاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تین دفعہ زیارت کرنے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ نمازیں ادا کرنے اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض باتیں سننے اور سمجھنے کا موقعہ مل گیا

والدہ صاحبہ مرحومہ پڑھنا لکھنا نہ جانتی تھیں۔ لیکن ان کا دین خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے صحیح معنوں میں دین العجائز تھا۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھ لیتی تھیں۔ جب تک مجبور نہیں ہو گئیں باقاعدہ پڑھتی رہیں۔ نظر کمزور ہو گئی تو موٹے حروف کے کئی قرآن یکے بعد دیگرے خریدے۔ پھر کئی بار عینک بدلی۔ جب مسلسل بیمار رہنے کیوجہ سے پڑھنا دشوار ہو گیا۔ تو دوسروں سے پڑھوا کر سنتی رہیں۔ قرآن شریف کا درس باقاعدہ سنتیں۔ اور درس میں شامل نہ ہونا قطعاً گوارا نہ کرتیں

۱۶ رمارچ کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ والد صاحب ان کی خواہش اور تڑپ کے مدنظر انہیں قادیان لے آئے۔ یہاں آکر خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے بہت حد تک صحت ہو گئی۔ اور ایک ضروری کام کی وجہ سے بد وملہی چلی گئیں۔ وہاں جاکر درس برابر سنتی رہیں۔ حالانکہ بائیں جانب فالج کیوجہ سے کچھ کمزوری باقی تھی۔ اور انہیں دوسری منزل سے اُتر کر ایک فرلانگ فاصلہ پر مسجد میں جانا پڑتا تھا۔

قادیان کی رہائش اختیار کرنے کے متعلق قبلہ والد ماجد سے باصرار کہتی رہتیں ۱۹۲۰ء میں جب میں نے مبلغین کلاس میں ٹریننگ لینے کے اثنا میں قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرلی تو مہینوں آکر قادیان میں قیام فرماتیں۔ ۱۹۲۳ء میں ایک مکان اندرون قصبہ خریدنے اور ۱۹۲۴ء میں دو کنال زمین محلہ دارالرحمت میں خریدوانے میں کامیاب ہو گئیں۔ اور بد وملہی سے تمام سامان لیکر قادیان میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

اولاد کی دینی تعلیم کو بہ نسبت دنیاوی تعلیم کے زیادہ اہمیت دیتی تھیں سب سے اول مجھے ۱۹۱۱ء میں قادیان تعلیم پانے کے لئے بھیجا۔ ۱۹۲۰ء میں برادرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کو بھی مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا۔ اور پھر بقیہ اولاد لے کر قادیان آگئیں۔

خدا تعالےٰ کا خاص فضل و کرم ان پر یہ تھا۔ کہ بلاناغہ تہجد پڑھتیں نہ صرف خود ہی تہجد پڑھتیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تہجد کے وقت اٹھاتیں اور اصرار کرتیں کہ خواہ دو رکعت ہی پڑھو مگر ضرور پڑھو۔ باوجودیکہ دس بارہ سال سے بعض عوارض میں مبتلا تھیں۔ جن کے عارضی دوروں کی بنا پر بعض دفعہ آپ بہت تکلیف اٹھاتی تھیں۔ پھر بھی سوائے انتہائی مجبوری کے انہوں نے ان تکالیف میں بھی تہجد میں ناغہ نہ کیا۔

صدقہ و خیرات اور غرباء کو کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہنا ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔ مجھے اپنی چھوٹی عمر کا بارہا کا تجربہ ہے۔ کہ جس دن ہماری مسجد میں کوئی مسافر نہ آتا۔ بہت قلق کا اظہار کرتیں۔ ایک غریب نابینا کو روزانہ میرے ہاتھ کھانا بھجوایا کرتی تھیں۔ پھر بھی اسے روزانہ کا معمول قرار دیکر مزید کسی نہ کسی محتاج کی تلاش اور فکر رہتی۔ مہمان نواز بھی بے حد تھیں کسی موسم میں کسی وقت کتنے مہمان بھی آگئے۔ انہوں نے ہمیشہ خندہ پیشانی سے اس خدمت کو بجا لانا سعادت سمجھا۔ چند سالوں سے تو یہ معمول ہو گیا تھا۔ کہ کسی اچھی چیز کی از قسم خوراک و پوشاک اگر فرمائش کرتیں۔ اور مل جاتے پر فوراً ہی کسی ضرورتمند کا خیال آتا۔ تو بلا توقف اسے دے دیتیں۔ دین کی باتیں سننے کی ابتدا سے ہی مشتاق و گرویدہ تھیں۔ اگر قادیان آئے زیادہ عرصہ گزر جاتا۔ اور سلسلہ کے مبلغین میں سے بھی کسی کا اتفاق بد وملہی میں سے گزرنے کا نہ ہوتا تو حضرت قبلہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے ہاں جبکہ ڈاکٹر صاحب رعیہ میں تھے چلی جاتیں چونکہ بد وملہی سے رعیہ ڈھائی میل ہے۔ اس لیے اکثر صبح جاکر شام واپس لوٹ آتیں۔

اللہ تعالےٰ کا ایک خاص احسان و انعام آپ پر یہ بھی تھا کہ آپ دعا کرنے کی عادی تھیں عربی زبان کی دعائیں تو معدودے چند یاد تھیں۔ اکثر دعائیں اپنی زبان میں ہوتیں۔ اور ان میں اسقدر طول دیتیں کہ کوئی وجود جو روحانی و جسمانی کسی تعلق کی وجہ سے دعا کا حق رکھتا۔ ایسا نہ تھا۔ کہ آپ کی دعا میں اس کا حصہ نہ ہوتا۔

ان دعاؤں کے نتیجے میں خدا تعالےٰ نے آپ پر دینی اور دنیوی کئی قسموں کے فضل کئے۔ نہایت آڑے وقت میں آپ کی دعائیں قبول کیں۔ بہشتی مقبرہ میں تو نہایت کثرت سے اور بیت الدعا میں کبھی کبھار دعائیں کرتیں۔ اولاد کے لحاظ سے خدا نے آپ کو پڑنانی اور دادی بنایا۔ موصیہ تھیں وصیت اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں آخری خواہش یہ تھی کہ اللہ تعالےٰ بہشتی مقبرہ میں جگہ عطا کرے۔ سو یہ خواہش عجیب طرح پر پوری ہوئی میں اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب قادیان میں تھے۔ بد وملہی سے کوئی موٹر والا جنازہ قادیان لانے پر راضی نہ ہوا۔ جس پر والد ماجد نے امانتاً دفن کرنے کا ارادہ کرلیا۔ اور ہمیں تار دے دیا۔ کہ ہم آخری زیارت کرلیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم بٹالہ سے لاری لے کر بد وملہی گئے۔ اور رات آٹھ بجے جبکہ صندوق بالکل بند کر کے قبر میں اتارا جانے لگا کہ ہم پہنچ گئے۔ اور فوراً جنازہ لیکر قادیان کو روانہ ہو پڑے۔

مرحومہ مغفورہ نے ۶۲ سال کی عمر میں بعارضہ فالج جمعرات اور جمعہ ۷ ر۸ راکتوبر کی درمیانی شب خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی لاہور میں ۳ راکتوبر کی آمد کا علم پاکر بشوق زیارت لاہور آئیں۔ لاہور پھر فالج کا حملہ ہوا۔ بے ہوشی کی حالت میں بد وملہی لائی گئیں۔ پھر اتنی صحت ہو گئی۔ کہ ۶ راکتوبر کو خود بیٹھکر کھانا کھایا۔ ۷ راکتوبر کی دوپہر تک بفضلہ تعالےٰ اچھی رہیں۔ پھر کمزوری شروع ہوئی اور تیسرا حملہ فالج کا ہوا۔ اور مالک حقیقی کے پاس جا پہنچیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون وفات کے وقت پیشانی پر بہت پسینہ تھا۔ والد صاحب قبلہ مسجد میں نماز کیلئے گئے ہوئے تھے تیسرا بیٹا پاس تھا اللھم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیراً منھا احباب کرام سے جنازہ غائب کی درخواست کرتا ہوں مرحومہ کی یادگار چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

خاکسار غلام احمد [illegible] قادیان

125

ضروریات جلسہ سالانہ کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا وند کریم کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ اس کے واسطے جن اشیاء کی ضرورت ہوگی۔ ان کا سرسری اندازہ شائع کر کے لکھا جاتا ہے کہ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ ۵ رنومبر ۱۹۳۷ء تک اپنے اپنے ٹینڈر معہ نمونہ اشیاء اور تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت (یہ شرط صرف بیرونی احباب کے لئے ہے) دفتر ناظم سپلائی دسٹور جلسہ سالانہ میں ارسال فرمائیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ جملہ اشیاء کے ٹھیکہ داروں کو (۱) لنگر خانہ اندرون قصبہ۔ (۲) لنگر خانہ دارالعلوم اور (۳) لنگر خانہ دارالفضل ہر سہ جگہ دکانیں کھولنی ہوں گی۔ اور ناظم صاحب ضیافت کے مقرر کردہ افسروں کی پرچی سے ہر چیز لی جایا کرے گی۔ ہر چیز نہایت عمدہ اور صاف مطابق نمونہ لی جائے گی مزید برآں یہ کہ :-

(۱) ہر ایک ٹھیکہ دار کو ۲۲ دسمبر سے ۳ جنوری ۱۹۳۸ء تک ۲۴ گھنٹے دکان کھلی رکھنی پڑے گی۔

(۲) انتظامیہ کمیٹی اس بات کی پابند نہ ہوگی کہ کم از کم رقم کا ٹینڈر ضرور منظور کرے یا کسی ٹینڈر کی نامنظوری کی وجہ بتائے۔

(۳) ٹینڈر سربمہر ہوں۔ اور جس چیز کا ٹینڈر ہو اس کا نام لفافہ پر لکھ دیا جائے۔

(۴) نمونہ کے بغیر کسی ٹینڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۵) نمونہ اشیاء پاؤ بھر سے کم نہ ہوگا۔ جو محفوظ رکھا جائے گا۔

(۶) فہرست اشیاء مندرجہ ذیل صرف اندازہ کے طور پر ہے۔

آرد گندم	۱۶۰۰ من
گھی خالص	۴۰ من
دال ماش دھلی ہوئی	۷۰ من
دال نخود	۴۵ من
دال مسور	۲۵ من
چاول باریک باسمتی	۱۰ من
چاول ٹوٹا باسمتی	۸۵ من
نمک سالم	۲۰ من
نمک پسا ہوا	۱۲ من
مرچ سرخ باریک	۷ من
ہلدی باریک	۶ من
دھنیا باریک خشک	۵ من
گرم مصالحہ	۳ ½ من
کوئلہ پتھر	۵۰۰ من
لکڑی سوختنی	۲۰۰۰ من
تیل مٹی	۵۰ ٹین
دیا سلائی	۵ گروس
چینی	۱۰ من
گوشت بکری	۱۵۰ من
آلو سفید	۲۰۰ من
شلغم	۵۰ من

پیاز خشک کراچی	۱۰ من
پیاز خشک دیسی	۵ من
لہسن	۱ من
ادرک	۸ من
دودھ بکری	۱۵ من
دودھ بھینس	۱۰ من

نوٹ :- سبزی کا من سوائے ادرک کے ۵۰ سیر کا ہوگا۔

(ناظم سپلائی دسٹور جلسہ سالانہ قادیان)

صیغہ پراویڈنٹ فنڈ کا اعلان

شیخ غلام حسین صاحب ساکنہ محلہ دارالرحمت جو صیغہ پراویڈنٹ فنڈ میں بطور کارندہ کام کرتے تھے انہیں ۱۶ ½ سے الگ کر دیا گیا ہے ان کا اب دفتر سے اور پراویڈنٹ فنڈ کی جائدادوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رہا۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بٹالہ میں احرار کانفرنس کے متعلق ضروری کوائف

بٹالہ ۲۴ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر صاحب۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب۔ مجسٹریٹ صاحب علاقہ اور دوسرے تمام افسر کل سے یہاں موجود ہیں۔ اور قیام امن کے متعلق انتظامات عمدہ ہیں۔

سنا گیا ہے۔ رات عطاء اللہ صاحب معہ بیوی بچوں کے آئے۔ چونکہ ان کے لئے علیحدہ کیمپ کا انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ سخت ناراض ہو گئے۔ حتیٰ کہ کہنے لگے میں ابھی امرتسر چلا جاتا ہوں۔ لیکن منت سماجت کر کے انہیں منا لیا گیا۔

مسٹر مظہر علی اظہر۔ حسام الدین صاحب۔ اور عزیز احمد وکیل یوپی۔ ایم ایل اے آچکے ہیں۔

لوگ بہت کم آئے ہیں۔ شہر میں ویسے شور ہے کہ کانفرنس ہو رہی ہے لیکن عملاً دلچسپی سے حصہ نہیں لے رہے۔

کل ۳ بجے جلوس نکلا۔ جو ۵ ½ بجے ختم ہو گیا۔ جلوس میں کل والنٹیرز سرخ پوش اور بینڈ والے ملا کر ۵۰ ہم تھے۔ ان کے علاوہ ۲۵۰ اور لوگ جلوس میں شریک تھے۔ تمام والنٹیرز اور رضاکار جو جلسہ گاہ کے انتظام میں شامل تھے اور جو جلوس میں شریک ہوتے۔ ان میں ۲ تا ۸ سال کے بچے بھی ملا کر چھ سو کے قریب ہو گئے۔ شہر کے بہت کم لوگ جلوس میں شریک ہوئے کاروبار بدستور جاری تھا۔ کسی نے جلوس کی خاطر دکانیں وغیرہ بند نہیں کیں۔

جلوس جس وقت مسجد احمدیہ اور شیخ عبدالرشید صاحب کے مکان کے پاس پہنچا۔ تو وہاں قریباً ۲۰۔۲۵ منٹ ٹھیرا۔ اور زور زور سے نعرے لگاتے جاتے رہے۔ شیخ صاحب کے مکان کے پاس سرخ پوشوں نے جن میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ "مرزائیت برباد" کے نعرے لگائے اور جماعت احمدیہ کے خلاف نظم پڑھی گئی۔ اس موقع پر شیخ صاحب کے مکان کے پاس جو چبوترہ ہے۔ اس پر مجسٹریٹ صاحب علاقہ۔ تحصیلدار صاحب سب انسپکٹر صاحب دو ذیلدار اور کچھ سفید پوش بیٹھے تھے۔ جس وقت جلوس گذر گیا۔ تو وہ بھی وہاں سے چلے گئے۔

سنا گیا ہے کہ رات کو احرار کے خلاف بہت کثرت سے پوسٹر لگے اور تقسیم بھی ہوئے۔ ایک اشتہار پانسو روپیہ انعام والا تھا۔ لوگ اس سے خاص طور پر متاثر معلوم ہوتے تھے۔

کہا جاتا ہے۔ نیلی پوشوں نے جلوس کے راستہ میں سیاہ جھنڈیاں لگائیں۔

(نامہ نگار)

توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک

مندرجہ ذیل رقوم صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال کے توسط سے موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع عام شائع کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کا چندہ رہ گیا ہو۔ تو وہ فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی لاکی کیمپ وزیرستان ۵/- بابو رشید احمد صاحب اوورسیر ۵/- مستری عبدالرحمٰن صاحب رزمک ۲/-

ناظر بیت المال

میری پیاری بہنو!

میں آپکی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ سر درد سر در رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ عہ محصول۔ رکل عہ ملنے کا پتہ :۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

مشتہرین و تاجر صاحبان کو اطلاع

ہماری احمدی جنتری کو اب اکیسواں سال ہوگا۔ ہمیشہ اس میں دینی مسائل اور احمدیت کی باتیں درج ہوتی ہیں۔ عوام کی نظر میں یہ روحانی سالانہ تحفہ مقبول و ممتاز ہی نہیں۔ بلکہ ان کا منظورِ نظر ہے۔ سال بھر تک میز پر کام آنے کے بعد بھی دوستوں کی کتابوں کے ساتھ مجلد ہو کر زیر مطالعہ رہتا ہے۔ عام جنتریوں کی مانند یہ جنتری نہیں ہے۔ بنی نوع کی خیر خواہی بھلائی اور فائدہ کی خاطر بنائی جاتی ہے۔ اور اس میں خدا اور رسول کی باتیں اور تبلیغی مضامین جمع کئے جاتے ہیں۔ ابھی نیا سال بھی شروع نہیں ہوتا۔ کہ مانگ آنے لگتی ہے۔ لہذا مشتہرین و تاجران کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اس میں اشتہارات دینے کا یقینی فائدہ ہے۔ ۲۰×۲۶ سائز اور ستر اسی صفحات کی ضخامت پر دو ہزار کی تعداد میں چھپتی ہے۔ اور شروع نومبر میں شائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست اشتہار دینا چاہیں وہ جلد از جلد اپنے اپنے اشتہار روانہ فرما دیں۔ تاکہ موزوں و مناسب جگہ اندراج ہو سکیں۔ اجرت نہایت قلیل فی صفحہ للعہ نصف صفحہ عہ، چوتھائی صفحہ عہ رجو اشتہار کے ہمراہ آجانی چاہیئے۔

محمد یامین تاجر کتب و موجد احمدی جنتری۔ قادیان

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کیلئے اس کیلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے۔ جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہیئے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

اس ضمن میں ۳۱ ر اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دیجائیگی احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ ہمارا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں :۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۵ سے ۶ روپے۔ خالص اونی کشمیر فی تھان درجہ اول ۶ درجہ دوم للعہ، شال پشمینہ ۸ سے ۱۵ لوئی خود رنگ دوہری درجہ اول ۱۰ درجہ دوم ۸ عہ، لوئی ایک بری خود رنگ ۵ لوئی ایک بری سفید ۵ زعفران مونگرہ فی تولہ عہ درجہ دوم ۸ زیرہ سیاہ فی سیر ۱۲، بنفشہ فی سیر ۱۲ سلاجیت فی تولہ ۸ رمحصولڈاک علاوہ۔ المشتہر:۔ جی ایم منیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالہ محشر خیال دہلی کا

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جائیے مفت

نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ھے

حب اٹھرا (دوائی اٹھرا) رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے! اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لیگئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دوا خانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر

حکیم نظام جانؓ شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

رعایت

دوستوں کے شدید تقاضہ پر

حیرت انگیز

126

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کارخانہ پبلک کے شدید تقاضہ پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں اب ۲۷-۲۸-۲۹؍اکتوبر ۱۹۳۷ء کو غیر معمولی رعایت دی جا رہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

...بعد لگے جلن پھولا جالا۔ خارش چشم، پانی بہنا، دھند غبار ...ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ ...امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ ...ل رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے ...فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار ...محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

...ت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ ...ریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں ...نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گزشتہ ...مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں ...نے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی ...ہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

...لو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے ...سے کئی ناتواں اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ...اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ...اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا ...کمزوری کو دور کرنے کیلئے یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت ...روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

...ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس۔ آئی ...ی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ...دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن ...ل کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے جس کیلئے میں آپکو ...دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

...اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید ...ل ہیں۔ سونے کا کشتہ کستوری عنبر یوہمبین وغیرہ اسکے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا بے چینی سستی، اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے، نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کیطرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے صرف ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد قولنج کے درد جگر کے درد، گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں تپ تلی بخار بلغم بدہضمی کے لئے تریاق فقرہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آ جاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنیکو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ بدہضمی کمی بھوک درد شکم اپھارہ باد گولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی متلانا۔ اسہال ریاح کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی مکھن بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آ جاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا موذی کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کرتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربے کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم ہیضہ اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی بکمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعائتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل ہز ایکسی لینسی وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ ریلوے سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک جن راستوں پر سے جلوس گذرنا تھا۔ نہایت عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کئے گئے تھے۔ پولیس کا وسیع پیمانے پر انتظام تھا۔ ریلوے سٹیشن پر حکومت پنجاب کے اعلیٰ سرکاری افسروں نے جن میں ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب ارکان وزارت ہائیکورٹ کے جج اور غیر سرکاری معزز اصحاب شامل تھے ہز ایکسی لینسی وائسرائے کا استقبال کیا سپیشل سے ان کے اترنے پر ۳۱ توپوں کی سلامی دی گئی ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے حاضرین کو ہز ایکسی لینسی وائسرائے کی خدمت میں بغرض تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد ریلوے سٹیشن سے یہ شاہی جلوس شروع ہوا۔ پولیس کے انتظامات اگرچہ نہایت وسیع پیمانہ پر تھے۔ اور کڑی نگرانی کی جارہی تھی۔ مگر یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ پبلک کے ساتھ پولیس والوں کا سلوک نہایت عمدہ تھا۔ عوام کو پولیس کی طرف سے جو ہدایات دی جاتی تھیں۔ وہ نہایت نرمی اور درخواست کے لہجے میں تھیں۔ اور تحکمانہ انداز گفتگو مفقود تھا۔ جس کے لئے پولیس دور حاضرہ سے پہلے بدنام تھی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچتے ہی ہز ایکسی لینسی وائسرائے کی خدمت میں حسب ذیل پانچ اداروں کی طرف سے سپاسنامے پیش کئے گئے۔ جس کا ہز ایکسی لینسی نے مشترکہ جواب دیا۔ (۱) لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ۔ (۲) پنجاب پراونشل ذیلا ہور ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ (۳) ناردرن انڈیا چیمبر آف کامرس (۴) انڈین چیمبر آف کامرس (۵) پنجاب کواپریٹو یونین۔ آج لاہور کے قلعہ میں ۱۱ بجے صبح وائسرائے کا دربار منعقد ہوا۔ جس کی شان و شوکت مغل فرمانبرداروں کے عظیم الشان درباروں کی یاد کو تازہ کر رہی تھی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دیوان عام میں ۱۴ سو اصحاب کو جگہ دی گئی تھی۔ ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر ہز ایکسی لینسی وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو چھ گھوڑوں کی ایک گاڑی میں گورنمنٹ ہاؤس سے تشریف لائے۔ وہاں پہنچ کر ہز ایکسی لینسی نے دربار میں تقریر کی۔ جس میں پنجاب اور اہل پنجاب کے گذشتہ اور موجودہ شاندار کارہائے نمایاں کی تعریف کی گئی۔ سر محمد حیات خان ٹوانہ نے تقریر کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ۲۸ اکتوبر کو "کسر ہند" "نیو ر" جہاز کے ذریعہ عازم ہندوستان ہونگے۔

ملتان ۲۳ اکتوبر۔ گذشتہ رات نور محل ٹاکیز میں زبردست آگ لگ گئی۔ اور ایک گھنٹہ میں تمام فرنیچر اور مشینری جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئی۔ صرف دیواریں کھڑی ہیں۔ لیکن چھتیں گر پڑی ہیں۔

ہنگڑ سے ۲۳ اکتوبر۔ رسا لیپکا کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک لاکھ باغی فوج نے ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کے آخری قلعہ گجن پر قبضہ کر لیا ہے ۶۰ ہزار اشتراکی سپاہی باغیوں سے مل گئے ہیں۔ ایک لاکھ باغی اسیران جنگ رہا کر دئیے جائیں گے۔ جنہیں دوسرے محاذات جنگ پر بھیجا جائیگا

انگورہ ۲۳ اکتوبر۔ جدید کابینہ ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ترکی فضائی بیڑہ میں ۱۹۳۸ء تک ایک ہزار بمبار طیاروں کا اضافہ کیا جائے۔ ان طیاروں کی بھاری تعداد ترکی کے کارخانوں میں طیار کی جائے گی اور کچھ طیارے جرمن سے خریدے جائیں گے۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی زیر صدارت ہندو مہاسبھا کی ایک میٹنگ کل شام منعقد ہوئی تھی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ "سکندر جناح پیکٹ" پر غور و خوض کرنے کے لئے تمام ہندو مہاسبھاؤں کے ممبروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے اس سلسلہ میں راجہ نریندر ناتھ نے پریس کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اگر ہندو سبھا کی کانفرنس نے یونینسٹ ہندو ارکان اسمبلی کے خلاف فتویٰ دیا۔ تو وہ اسے منظور نہیں کریں گے۔

شملہ ۲۳ اکتوبر۔ ایک کمیونکے شائع ہوا ہے کہ میر علی کا فوجی دستہ ابھی تک سپین وام میں ہی ہے اور اس نے کل بعض ایسے اشخاص کے مکانات منہدم کر دیئے۔ جن کے متعلق خیال تھا کہ انہوں نے حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔ سپین وام سے تین میل جانب مغرب تک کچھ علاقہ کو ہموار کر کے اسے اس قابل بنا دیا ہے کہ اب موٹر گذر سکے معمولی فائرنگ ہوا۔ اس کے علاوہ اور کوئی مزاحمت نہ ہوئی۔ بھٹانی علاقہ میں بلا مزاحمت پیشقدمی جاری ہے۔ معمولی فائرنگ سے ایک ہندوستانی سپاہی مجروح ہوا۔

شنگھائی ۲۳ اکتوبر۔ شنگھائی کے مورچہ پر چینی فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ شنگھائی کے شمال میں بڑی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی فوجیں ٹیچنگ میں داخلہ کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن چینی فوجوں نے جاپانی لشکر کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ اور جاپانیوں کے حملہ کو پسپا کر دیا ہے۔

کانپور ۲۳ اکتوبر۔ ایلگن ملز کے کارپردازوں نے آج کارخانہ بند کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے تین ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ اقدام کانپور کے مزدوروں کی از سر نو شورش کا باعث بن جائے گا بیان کیا جاتا ہے کہ کارخانہ کے مالکوں نے ۲۵ مزدوروں کو معطل کر دیا تھا جس کی وجہ سے باقی ماندہ مزدور کارخانے کے اندر دھرنا مار کر بیٹھ گئے تھے مصالحت کے اقدامات ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل شاہی مسجد میں منعقدہ جلسے میں مسلمانوں کی توجہ کانگرس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک مضمون کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جو انہوں نے کانگرسی اخبار ہندوستان میں بعنوان "دو مسجدیں" شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے مسجد ایاصوفیہ کو گرا کر اس کے بجائے گرجا تعمیر کرایا ہے۔ جلسہ میں اعلان کیا گیا کہ اس مضمون میں نہ صرف مسلمانان ہند کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کیا گیا ہے بلکہ کمال اتاترک کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اس خبر کی تردید کئی بار کر چکے ہیں۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل شاہی مسجد میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری ۵۰ ہزار کے قریب تھی۔ مختلف لوگوں نے تقریریں کیں۔ اور متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جو وزیرستان اور فلسطین وغیرہ کے معاملات سے تعلق رکھتی تھیں۔ سب سے زیادہ اہم قرارداد وہ تھی۔ جس میں وائسرائے سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ جس طرح بوچڑ خانہ بند کر کے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا احترام کیا گیا ہے۔ اسی طرح مسجد شہید گنج مسلمانوں کے حوالہ کی جائے

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کی وزارت نظم و نسق کے اخراجات میں تخفیف کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ بچت کا تمام روپیہ تعلیمی۔ طبی۔ اور زراعتی ریلیف کے کام پر لگایا جائے گا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی